بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ سیدنا ومولنا محمد ونستشفعہ وعلی
الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۝ اما بعد
ناظرین کرام! حسب ارشاد باری تعالیٰ عز اسمہ کتٰب انزلنٰہ الیک مبٰرک لیدبروا ایٰتہ ولیتذکر
اولوا الالباب ۝ و حسب ارشاد رسول کریم اعطیت بجوامع الکلم آیات قرآنی میں تدبر ضروری
اور معجزانہ کلام جو کہ قصیر المبانی و کثیر المعانی ہے اور اپنے دعویٰ پر کسی خارجی دلیل کا محتاج بھی نہیں
تفکر تام کی دعوت دیتا ہے اور جو مسئلہ قرآن حکیم سے بطریق صراحۃ النص ثابت ہو جائے وہی بہ لحاظ
دلیل اقویٰ ہے کیونکہ دلائل سمعیہ کی اعلیٰ قسم قطعی الثبوت قطعی الدلالۃ ہے پر مسئلہ استمداد قرآن حکیم کی آیۃ
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ۝ و
من یتول اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا فان حزب اللہ ھم الغٰلبون ۝ سورہ مائدہ رکوع ہشتم سے
ناظرین کرام کے سامنے بدون انقسام روایات اخریٰ پیش کیا جاتا ہے۔ ناظرین کرام جب غور فرمائیں گے

تو مسئلہ استمداد انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین صاف طور پر بدون کسی ایچ پیچ نظر آئیگا۔ لہذا خواص عوام کو سمجھا کر اللہ عزوجل سے اجر لیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ وَتُحِقُّ الْحَقَّ فَیَا اَیُّھَا النَّاظِرُ لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ بیت معشوقہ چوں نقاب ز رخ بر نہ کردہ است ۔ ناداں حکایتے بتصور چرا کند۔ ولی کے معنی لغت میں قربت، تکفل، خلت، مالکیت، تصرف، نصرت کے آئے ہیں اور کلمہ اِنَّمَا تحصیر و تحقیق کے لئے آیا کرتا ہے اور آیہ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں کلمہ مَنْ اور اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ میں ضمیر مخاطب کم دونوں عمومیت کے خواہاں ہیں اور (من یتول اللہ میں تولی چاہنے کا اختیار ہے یعنی یہ تولی چاہنی مباح ہے واجب نہیں اور نیز مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شرط ہے جسکی جزا فَیُعِیْنُھُمْ وَیَنْصُرُھُمْ محذوف ہے (جلالین) اور اس آیۃ میں اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں جو عطف ہے اس سے مقصود ان تینوں میں دربارۂ ولایت عامہ اتحاد ہے نہ کچھ اور ، اور رَاکِعُوْنَ بمعنی خَاشِعُوْنَ ہے اور خَاشِعُوْنَ کی جگہ رَاکِعُوْنَ لا کر بطریق کنایہ ثابت کرنا ہے کہ یہود و نصاریٰ ولایت عامہ کی اہلیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ ان کی عبادات میں رکوع نہیں۔ اور آیہ میں جیسے نماز تمام عبادات بدنیہ کی مستجمع ہے ویسے ہی زکوٰۃ تمام عبادات مالیہ کی مستجمع ہے ۔ اور یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ ہر قسم کی عبادت بدنیہ و مالیہ کو خشوع سے بجا لانیوالے مومنین ہی اولیاء اللہ ہیں۔ لہذا آیت ہذا میں مومنین سے مراد اولیاء اللہ ہیں نہ کچھ اور ۔ اور آیہ ہذا میں ولی کے معنی نصرت ، مالکیت ، تصرف کے ہیں۔ قربت و خلت کے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ الخ میں تینوں ہستیوں کی تولی اختیار کرنی مباح ہے اور خلت قربت اختیاری نہیں۔ بلکہ اضطراری ہے سو ان تینوں ہستیوں سے خلت یعنی دوستی واجبات سے ہے۔ حق تعالیٰ سورۂ نساء رکوع ۲۰ میں ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ ۔ الخ اور یہ بھی ارشاد فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اور انسان سے قرب الٰہی بموجب ارشاد اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ضروری ہے تولی چاہنے والے کی رضا کی ضرورت نہیں وہ چاہے یا نہ چاہے اللہ عزوجل مطلقاً اپنی شان سے قریب ہے ۔ اگر آیت میں تولی سے مراد خلت و قربت ہوتی تو حقتعالیٰ اس کو مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ سے مباح نہ ٹھہراتا۔ لہذا آیت ہذا میں ولی کے معنی قربت و خلت کے لینے منشاء ایزدی کی تبدیلی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہر انسان کے لئے قرب الٰہی حاصل کرنا مقصود اصلی ہے اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ کا قرب حاصل کرنا مقصود سببی ہے

اور جن مترجمین نے آیتہ ہذا میں لفظ ولی کے معنی دوستی و قربت کے کئے ہیں ان کے یہ معنی ہمارے نزدیک بوجہ دلیل سے صحیح نہیں۔ واجب واجب ہے اور مباح مباح۔ واجب کا مباح کی جگہ پر لانا عظیم الشان لغزش ہے اور اکابر سے لغزش کا صدور ممکنات سے ہے۔ ناظرین کو اس ہیچمداں پر ناراض نہیں ہونا چاہئے سہ گاہ باشد کہ کودک ناداں ۔ غلط بر ہدف زند تیرے

جب اس خاکسار نے بات قاعدہ کے موافق صحیح کی ہے تو طعن و تشنیع بیجا حمایت سے علیحدہ ہو کر تامل فرمانا چاہئے۔ اگر یہی صحیح ہو، تو ان لینے میں کچھ حرج نہیں ہے ورنہ فی سبیل اللہ اصلاح کی طرف مائل ہوں۔

اتنی معروضات کے بعد آیہ ہذا کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ "اے قیامت تک کے مومنین تمہارا مددگار تو صرف اللہ اور رسول اور اولیاء اللہ ہیں۔ اور جو شخص ان تینوں سے مدد و اعانت چاہیگا پس وہ ان کی نصرت و اعانت کریں گے کیونکہ اللہ عزوجل کا گروہ نصرت دینے پر غالب ہے۔ اس آیہ کریمہ سے حسب ذیل مسائل ثابت ہوئے (۱) اللہ و رسول و مومنین کاملین کی ولایت عامہ قیامت تک کے مومنین کیواسطے بطریق صراحتہ النص کیونکہ ولیکم کی ضمیر کے مخاطب قیامت تک کے مومنین مراد ہیں۔ (۲) حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (۳) حیات اولیاء کرام (۴) ان ہر دو کی صفات کا بقا اور نمبر ۲ سے ۴ تک کا ثبوت بطریق اقتضاء النص، کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ قیامت تک کے آنیوالے لوگوں سے جو شخص بھی اللہ و رسول اور مومنین کاملین سے مدد چاہیگا سو اس کے وہ ضرور ہی ناصر و یاور ہوں گے اور نصرت و اعانت بدون شعور و علم کے نہیں ہو سکتی اور علم و شعور مخلوق ذوی العقول ذی حیات کی صفات سے ہے تو معلوم ہوا کہ نبی و ولی زندہ ہیں چاہے موجودات قدیمہ میں ہوں یا عالم شہادت میں اور چاہے عالم برزخ میں ہوں یا عالم آخرت میں اس لئے کہ روح کی صفت ذاتی حیات ہے جو اس سے کسی حالت میں بھی علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اور آیتہ ہذا سے بطور اقتضاء النص یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ہر مستعین کی اعانت کرنے پر بھی قادر ہیں کیونکہ غیر قادر مدد و اعانت ہرگز نہیں کر سکتا اور نص سے بطریق اقتضاء یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ سنتے بھی ہیں کیونکہ معاون کے لئے مستعین کی فریاد کا سننا بھی ضروری ہے۔

اور صاحب جلالین کا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ علی انتصارہ سے تفسیر کرنا اس امر کیطرف مشعر ہے کہ اللہ کا گروہ ہر مستعین کی چاہے وہ کسی حال یا زمان، مکان میں ہو الی یوم القیمہ اعانت و نصرت کر سکتا ہے۔ اس نصرت کرنے میں وہ عاجز نہیں بلکہ غالب ہے

اِس مسئلہ کا انکار عین ثابت شدہ کا انکار ہے اور عین ثابت شدہ کا انکار اس کے ابطال کو مستلزم ہے کلاِنَّ النفی لایجری علیٰ عینِ ثابتٍ واللازم باطلٌ فالملزوم مثلہٗ

منکرین استمداد کا وہم مع ازالہ آں

تقریر وہم۔ ہر سر زمان و مکان کے لوگوں کی چاہے وہ کسی عالت میں ہوں نبی و ولی کی اعانت کرنی عقل سے باہر ہے۔ **تقریر ازالہ وہم:۔** واقعی جو شخص منکر قران ہے اس کے وہم کا تو ہمارے پاس علاج نہیں۔ ہاں! جو قران کریم پر ایمان رکھتے ہیں اُنکے نزدیک کوئی استحالہ نہیں۔ کیونکہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاون ہونا بطریق معجزہ اور اولیاء اللہ کا معاون ہونا بطریق کرامت شرعاً جائز ہے اور معجزہ و کرامت پر ایمان لانا ضروریات دین سے ہے **اعتراض:۔** وہ کیا ہے جو تمہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

دفعیہ:۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے سب کچھ مِل سکتا ہے۔ مگر اُس نے انبیاء و اولیاء کی عزت ثابت کرنے کے لئے فرمایا کہ اُن کی ہمارے نزدیک اتنی عزت ہے کہ اگر اُن سے کوئی شخص مدد مانگے تو وہ ضرور مدد کرینگے اور یہ طاقت نبیؐ میں بطور معجزہ اور ولی میں بطور کرامت ہے اور ہر دو طاقتیں اللہ برتر کی طرف سے عطیہ ہیں اور نبیؐ و ولی کی عزت کے اظہار کیواسطے اعجاز و کرامت کا صدور حسب منشائے ایزدی کبھی تو دانستہ طور پر اور کبھی نادانستہ طور پر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ عزّوجل کا ارشاد اِنَّ العزۃَ للّٰہِ جمیعاً اور العزۃ للّٰہ ولرسولہٖ وللمؤمنین اس امر کا شعور دلا رہا ہے کہ اللہ عزّوجل حسب منشاء جسکو چاہتا ہے اعجاز و کرامت سے سرفراز فرماتا ہے کیونکہ اس کی شان وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ اور آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ سے بخوبی معلوم ہوا کہ ولایت و تولیٰ صفت جامعہ ہے نہ کہ مانعہ۔ اللہ عزّوجل کی ولایت اور اس سے تولی بالاستقلال ہے اس نے آیۃ الکرسی میں اعلان فرمایا ہے اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نبی و ولی کی ولایت اور اُن سے تولیٰ حسب مرضی مولاہ العظیم بطور اعجاز و کرامت ہے۔ نبی و ولی کی ولایت عامہ و تولیٰ کا انکار عین ثابت شدہ کا انکار ہوگا۔ اور عین ثابت شدہ کا انکار مستلزم محال ہے واللازم باطل فالملزوم مثلہ۔ پس ثابت ہوا کہ ولی و نبی قیامت تک کے مومنین پر ولایت عامہ رکھتے ہیں اور ہر زمان و مکان کے مومنین جب اُن سے مدد چاہیں تو وہ بطریق اعجاز و کرامت مدد کرنے پر بھی بہت ہی قدرت رکھتے ہیں جسکا اظہار فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ علیٰ اِنتصادہٖ سے صاحب جلالین و دیگر مفسرین کرام نے فرمایا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں "مشائخ و صوفیہ قدس اسرارہم گویند کہ تصرف بعضے اولیاء در عالم برزخ دائم و باقی است و توسل و امداد با رواح مقدسہ ایشاں ثابت و موثر" اب آیۂ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور آیۂ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ میں کوئی تعارض و اختلاف نہ رہا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ محمد حسین گوندلانوالہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ